قائداعظم: نظریہ پاکستان اور استحکام پاکستان

ثمرین کنول
Samreen Kanwal
Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.
اقصیٰ امیر
Aqsa Ameer
Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Muhammd Ali Jinnah Lawyer, Politician and Statesman an the founder of Pakistan Jinnah on and Iranian Postage Stamp Muhammad Ali Jinnah also spelled Muhammad (25 December 1876-11 September 1948 in Karachi, Present day Pakistan) is the founder of Pakistan. After the Partition of India, He became the Governer-General of Pakistan. As a mark of respect, Pakistan call him Quaide Azam(1) Quaide-Azam is a phrase which in the Urdu language means "The Great Leader" people called him Baba-I-Quam, Another phrase in the Urdu language which means "The father of nation".The day of his birth is a National holiday in Pakistan.(1)

In the 19th century, the lan dwas incorporated into British India Pakistan's Political history began 1906 with the birth of all india muslim league. established in opposition to the indian Natinal congress party which is accused of failing to protect Muslim interests, amid neglect and under-re presentation." On 29 December 1930,

> *Philosopher Sir Muhammad Iqbal Called for an autonomous new state in north western Indian for Indian Muslims The league rose in Popularity through the late 1930's Muhammad Ali Jinnah expoused the two Nation theory and led the league to adopt the Lahore resolution of 1940, demanding the informatin of independent states in east and west of British india. Eventually, a successful movement led by Jinnah resulted in the partition of Indian and independence from Britian on 14 August 1947.*(2)

قوم کے باپ قائدِ اعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ کو کراچی میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام جناح بھائی پونجا تھا ماں کا نام (Milthi Bai) میٹھی بائی جناح بھائی کی شادی ۱۸۷۴ء میں ہوئی قائداعظم کی چار بہنیں رحمت، مریم، فاطمہ اور شیریں تھیں قائدِ اعظم کے دو بھائی احمد علی اور بندے علی۔

قائدِ اعظم قوم کے باپ ہیں انھوں نے اپنی قوم کے لیے بہت محنت کی اور ہم آزادی کی زندگی اُن کی محنت اور قربانی کی وجہ سے ہی گزار رہے ہیں اگر وہ سر دھڑ کی بازیاں نہ لگاتے تو ہم آج غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہوتے۔ قائدِ اعظم نے ہی نظریہ پاکستان پیش کیا پہلے قائدِ اعظم نے سیاسی زندگی کا آغاز کانگرس سے کیا اُنھوں نے مسلمانوں اور ہندوؤں کے اتحاد کے لیے سر توڑ کوششیں کیں لیکن ان کی مخلصانہ کوششوں کے باوجود ہندوؤں نے مسلمانوں کو کوئی اہمیت نہ دی قائدِ اعظم پر ہندوؤں کی ذہنیت عیاں ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ انھوں نے فیصلہ کیا کہ مسلمان آزادی کے لیے اپنا لائحہ عمل الگ متعین کریں گے چنانچہ ۱۹۲۰ء میں قائدِ اعظم کانگرس سے الگ ہو گئے قائدِ اعظم نے دوقومی نظریے کی اہمیت اپنی تقریر میں بار بار وضاحت کی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء میں قائدِ اعظم نے دوقومی نظریے کی کھل کر وضاحت کی:

> ''ایک ہزار سال سے ہندوؤں کی تہذیب اور مسلمانوں کی تہذیب ایک دوسرے سے دوچار ہے اور دونوں قومیں آپس میں میل جول رکھتی ہیں مگر اس کے باوجود ان کے اختلافات بڑی شدت سے موجود ہیں اس لیے یہ توقع رکھنا کہ جمہوری آئین کے دباؤ سے ہندو اور مسلمان ایک قوم واحد بن جائیں گی سراسر غلطی ہے جب ہندوستان میں ڈیڑھ سو سال سے برطانوی حکومت اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکی تو اب یہ خام خیالی ہے کہ ہندوستان کی حکومت

کامیاب ہوجائے گی ہندوستان کا سیاسی مسئلہ فرقوں سے متعلق نہیں
بل کہ قوموں سے متعلق ہے۔''(۳)

قائدِ اعظم ہی تھے جنھوں نے بتایا کہ اسلام اور ہندو دو علیحدہ معاشرتی نظام ہیں ایک قوم کا ہیرو دوسری قوم کا دشمن تصور کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ کانگرس مسلمانوں کے علیحدہ تشخص کو ختم کر کے انھیں اکٹھا کر کے قومیت میں ضم کرنے کی فکر میں تھی جیسے ایک قطرہ دریا میں مل کر اپنا وجود کھو دیتا ہے۔ قائدِ اعظم نے کانگرس کی سیاست سے یہ بھانپ لیا تھا کہ وہ مسلمانوں کو مغربی جمہوریت کے ذریعے محکوم بنانا چاہتی تھی۔ قائد اعظم نے ۹ نومبر ۱۹۴۰ء کو فرمایا:

''ہم نے قطعی طور اور ہمیشہ کے لیے پاکستان کو اپنی منزل مقصود بنایا
ہے اور ہم اس کے لیے لڑنے اور مرنے کو تیار ہیں۔''(۴)

۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں نے ہندوؤں سے مل کر ملت کو فنا کرنے کی کوشش کی لیکن اسلام نے مسلمانوں کو ہر آڑے وقت میں بچا لیا قائد اعظم اسلام کی عظمت پر صمیم قلب سے یقین رکھتے تھے آپ نے فرمایا:

''اگر کوئی چیز اچھی ہے عین اسلام ہے کیوں کہ اسلام کا مطلب ہی
سلامتی اور انصاف ہے۔''(۵)

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا عدلِ حیدر ، فقرِ بوذر ، صدقِ سلمانی

دنیا کے ہر کام میں رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ سے رہنمائی لینی چاہیے قائد اعظم نے بھی اسوہ حسنہ کے مطابق چلنے کو نجات کا ذریعہ کہا ہے:

تن با تقدیر ہے ان کے عمل کا انداز
تھی نہاں جس کے ارادوں میں خدا کی تقدیر

قائد اعظم نے مسلمانوں کی قیادت و رہنمائی کے لیے قرآن و سنت کو کافی سمجھتے تھے۔ مسلم لیگ کا اجلاس ۱۹۴۳ء میں منعقدہ کراچی میں فرمایا:

''وہ کون سا رشتہ ہے جس میں منسلک ہونے مسلمان جسد واحد کی
طرح ہیں وہ کون سی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار
ہے وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی
ہے وہ رشتہ وہ چٹان وہ لنگر خدا کی کتاب قرآنِ مجید ہے۔''(۶)

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

قائداعظم نے اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات کہا ہے۔ قائداعظم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ایک مسلم قوم کی حیثیت سے زندہ رہنے کے لیے اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے کیا تھا ہمارے دین وتہذیب اور اسلامی تصورات نے ہمیں آزادی کے لیے متحرک رکھا:

حفاظت پھول کی ممکن نہیں ہے
اگر کانٹے میں ہو خوے حریری

قائداعظم نے ۱۹۴۸ء میں یہ بات منوائی تھی کہ پاکستان کا دستور اسلامی ہوگا اور اس کی نوعیت جمہوری ہوگی اور یہ اسلام کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔ قائداعظم پاکستان کے حصول کو برصغیر کے مسلمانوں اور اسلام کی بقاء کے لیے لازمی سمجھتے تھے ان کا کہنا تھا کہ اگر مسلمان اپنا نام ونشان نہیں مٹانا چاہتے تو حصول پاکستان کو اپنا نصب العین بنانا ہوگا اگر ہم اس جدوجہد میں ناکام ہوگئے تو ہم تباہ و برباد ہوجائیں گے برصغیر میں مسلمانوں کا اور اسلام کا نام ونشان باقی نہ رہے گا:

رنگ ونسل کے تعصّبات کو ختم کرنے کے لیے قائداعظم نے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء میں ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''میں چاہتا ہوں کہ آپ بنگال، سندھی، بلوچی اور پٹھان وغیرہ کی
> اصطلاحوں میں بات نہ کریں ہم سب بس مسلمان ہیں ہمیں وہ سبق
> نہیں بھولنا چاہیے جو تیرہ سو سال پہلے ہمیں سکھایا گیا تھا۔'' (۷)

قائداعظم نے طلبہ سے بھی کہا تھا کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلامی اصولوں کو آزما سکیں اور اسلامی جمہوریت نافذ کرسکیں:

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

قائداعظم اقلیتوں کو بڑی اہمیت دیتے تھے قائداعظم نے ہندوستان کی مشترکہ دستور ساز اسمبلی میں بنگال کے اچھوت لیڈر جوگندر ناتھ سنڈل کو شامل کیا پاکستان کی پہلی کابینہ میں انھیں وزیر قانون ومحنت لیا۔ قومی پرچم میں سفید پٹی کا اضافہ کر کے اسے اقلیتوں کی نمائندہ قرار دیا۔ قائداعظم مغرب کے معاشی نظام کو استحصالی نظام حیات خیال کرتے تھے آپ کے نزدیک اسلام کا سود سے پاک معاشی نظام ہی عوام کی خوشحالی کا ضامن ہوسکتا ہے۔ آپ نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

> ''ہمیں دنیا کے سامنے ایسا مثالی نظام پیش کرنا ہوگا جو انسانی

مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اصولوں پر قائم ہو۔'' (۸)

دو قومی نظریے سے نظریہ پاکستان معرضِ وجود میں آیا نظریہ پاکستان کے پس منظر میں وہی اساسی اصول کارفرما تھے جنہوں نے مسلمانوں کو برصغیر میں الگ تشخص دیا اور وہ دو قومی نظریے پر کاربند رکھا۔ قائداعظم نے نظریہ پاکستان ان اساسی اصولوں کی بناء پر قائم کیا آج کل پاکستان میں یہ اساسی اصول نہ ہونے کے برابر ہیں:

ا۔اسلامی قومیت	۲۔اسلامی نظام حیات	۳۔عدل وانصاف
۴۔بقائے باہمی	۵۔احترام آدمیت	۶۔فلاحی مملکت کا قیام
۷۔جمہوریت	۸۔عہد و پیمان کی پابندی	

قائداعظم محمد علی جناح صداقت و دیانت اور استقلال کے پیکر تھے ان کا تدبر اور سیاسی بصیرت مثالی تھی قائداعظم نے پاکستان کے لیے قانون کی جنگ لڑی انگریز کے بنائے ہوئے قانون کو سامنے لا کر انھیں مجبور کیا کہ قانون بناتے چلے جائیں اور قانون کے ذریعے ہی برصغیر کو آزاد کر دیں قائد اعظم کہا کرتے تھے کہ انگریز چالاک ہے مگر ذہین نہیں قائداعظم ٹھنڈے دل و دماغ کے آدمی تھے معاملے کی تہہ تک پہنچ کر اصولوں کی جنگ لڑتے تھے۔ ان کی ذہانت سیاسی تدبر اور اصول پسندی سے متاثر ہو کر پنڈت وجے لکشمی نے کہا:

''اگر مسلم لیگ میں سو گاندھی اور کانگرس میں ایک قائداعظم ہوتا تو
پاکستان نہ بنتا۔'' (۹)

قائداعظم ایک با اصول سیاست دان نڈر رہنما اعلیٰ پائے کے وکیل اور عظیم مدبر تھے۔ آپ نے حصول پاکستان کے لیے برصغیر کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کیا اور ناقابل تسخیر قوت بنا دیا قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو درپیش مشکلات کے سامنے عزم وحوصلہ کی ایک مضبوط چٹان بن کر کھڑے ہوئے اور اپنی قیادت سے قوم میں نیا جوش وخروش اور نیا عزم وحوصلہ پیدا کر کے اسے وطن کی تعمیر وترقی میں لگا دیا:

نگاہ بلند ، سخن دل نواز ، جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

استحکام پاکستان کے لیے قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے بہت سی خدمات انجام دیں جو درج ذیل ہیں:

اعلیٰ نظام حکومت قائم کیا جو اسلامی اصولوں پر مبنی اور جمہوری نوعیت کا تھا قائداعظم نے مرکزی کابینہ تنظیم کر کے پاکستان کی تعمیر کا آغاز کیا۔ قائداعظم نے سرکاری افسران کو اپنا رویہ تبدیل کرنے کے لیے ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو چٹاگانگ میں سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ کو قوم کے خادم کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دینے چاہیں آپ کا اپنا ملک ہے آپ انصاف، ایمانداری اور ثابت قدمی سے اپنے فرائض انجام دیں۔''(۱۰)

قائدِ اعظم نے مرکزی حکومت کی تنظیم کے بعد صوبائی حکومتوں کی تشکیل نو بھی ضروری خیال کی مہاجرین کی آبادکاری کے لیے قائداعظم نے مؤثر اقدامات کے جو ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان پہنچے تھے۔ ریڈکلف نے غیر منصفانہ اور غلط ایوارڈ کے ذریعے دریائے راوی اور دریائے ستلج کا فیروز والا ہیڈ ورکس بھارت کے حوالے کر دیے تھے۔ بھارت نے یکم اپریل ۱۹۴۸ء کو تمام ہندو نہروں کا پانی بند کر دیا تھا جو پاکستان کو سیراب کرتی تھیں۔ ۱۹۶۰ء میں سندھ طاس کے معاہدے سے قائداعظم نے نہری پانی کے مسئلہ کو حل کرا دیا۔ قائداعظم طلبہ کو قوم کا سرمایہ اور پاکستان کی امیدوں کا مرکز خیال کرتے تھے چنانچہ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''پاکستان کو اپنے نوجوانوں پر فخر ہے طلبہ ہی پاکستان کے کل معمال ہیں اس لیے ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے مناسب تعلیم اور مناسب تربیت حاصل کیجیے۔''

قائداعظم کے دور میں ڈوگرہ مہاراجہ ہری سنگھ اور شیخ محمد عبداللہ نے کانگریسی قیادت سے گٹھ جوڑ کر کے بھارت کے ساتھ الحاق کی سازش شروع کر دی ریاست کے مسلمانوں نے اس سازش کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کر دیا قائداعظم نے جنرل گریسی کے مجاہدین کی مدد کرنے کا حکم دیا لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم افغان بھائیوں کی مدد سے ریاست کے مسلمان کچھ علاقے پر ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو آزاد ریاست جموں و کشمیر کی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

قائداعظم نے مسلمانوں کی آزادی حاصل کرنے کے لیے بہت محنت کی رات دن کام کیا ان کی اس محنت اور جدوجہد سے ہم ایک آزاد ملک میں آزادی کے ساتھ اور من مانی کے ساتھ پاکستان میں زندگی گزار رہے ہیں۔ آزادی حاصل کرنے کا سب سے بڑا محرک نظریہ اسلام تھا اسلام نے برصغیر کے مسلمانوں کو الگ قوم کی حیثیت سے زندہ رکھا اور اسلام نے ہی مسلمانانِ ہند کو اپنے نصب العین وحصول پاکستان کے لیے سرگرم عمل رکھا اسلام ہی ایک قوت تھی جس نے مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں سے الگ وطن کے مطالبے کا حوصلہ دیا اور آگ وخون کے دریا سے گزر کر منزل تک جا پہنچا۔ قائداعظم نے منزل تک پہنچ کر تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کو وضاحت یوں فرمائی:

''ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔''

اب پاکستان بن گیا ہے اور اس کا دستور ابھی بننا ہے۔

''میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اسلام کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہوگا اور جمہوری نوعیت کا ہوگا۔''

پاکستان دنیا کے نقشے پر ایک نظریاتی مملکت کے طور پر ابھرا پاکستان کی بنیاد اسلام ہے برصغیر میں علاقے نسل اور زبان کے اعتبار سے مسلمان ایک دوسرے سے مختلف تھے لیکن اسلام نے انہیں ''لا اِلٰہ اِلاّ اللہ مُحمّدٌ رسولُ اللہ'' کے رشتے میں باہم مربوط کر دیا۔ اس رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری تھا کہ اس اسلامی ریاست میں اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے اور نظریہ پاکستان کو مستحکم کیا جائے تاکہ فلاحی معاشرے کا قیام ممکن ہو سکے اور مملکت پاکستان ایک فلاحی ریاست کے طور پر ترقی کی منزل طے کر سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے قیام پاکستان کے بعد مختلف ادوار میں جو کوششیں ہوتی رہی ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔قرار دادِ مقاصد	۲۔علماء کے بائیس نکات
۳۔۱۹۵۶ء کے آئین کی اہم دفعات	۴۔۱۹۶۲ء کے آئین کی اہم دفعات
۵۔۱۹۷۳ء کے آئین کی اہم دفعات	۶۔ ہماری منزل فلاحی مملکت کا قیام

اس سے پہلے مسلمان اتحاد کے لیے قربانی دیتے چلے آرہے تھے لیکن کانگرس نے اسے مسلمانوں کی کمزوری سمجھا۔ قائداعظم کے چودہ نکات ہندو رپورٹ کا منہ توڑ جواب تھا۔ جس نے ثابت کر دیا کہ واقعی ہندوستان اِن دو قومیں ہیں اور مسلمانوں کو برصغیر کی سیاست میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

قائداعظم ہمیشہ ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار رہے قائداعظم ہندو مسلم اتحاد کے لیے جداگانہ طریقہ انتخاب سے تجاویز دہلی میں دستبردار ہوئے جس کے نتیجے میں مسلم لیگ دو دھڑوں سر شفیع لیگ اور قائداعظم لیگ میں بٹ گئی قائداعظم نے نہرو رپورٹ میں چند ترامیم کرنے کو کہا لیکن کانگرس نے دھمکی دی کہ حکومت کو نہرو رپورٹ پوری پوری منظور کرنا ہوگی اس پر قائد نے محسوس کیا کہ اب اتحاد ممکن نہیں رہا۔ چنانچہ قائداعظم نے ہندو رپورٹ کے مقابلے میں چودہ نکات پیش کیے اس سے کانگرسی نہرو رپورٹ کے متفقہ آئینی تجاویز ہونے کا دعویٰ باطل ہو گیا۔

قائداعظم کے چودہ نکات اور نہرو رپورٹ دو قوموں کے جذبات و مطالبات کی الگ الگ ترجمانی کرتے تھے نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کے وجود کو بالکل نظرانداز کر دیا گیا۔ اس لیے نہرو رپورٹ کی تردید میں قائداعظم کو چودہ نکات پیش کرنا پڑے جس سے مسلمانوں کی راہیں جدا اور راستے الگ الگ ہو گئے قائداعظم کے چودہ نکات کو پاکستان کا سنگِ بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے قائداعظم نے چودہ نکات پر ہندوؤں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا اور ان نکات کو متحدہ قومیت اور ملکی اتحاد کیمنافی قرار دے کر مسترد کر دیا تو مسلمانوں کے لیے الگ وطن کے مطالبے کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا اس سے مسلمانوں میں الگ اور آزاد وطن کے لیے تحریک پیدا ہوئی اس لیے چودہ نکات کو تحریک پاکستان میں سنگِ میل کی

حیثیت حاصل ہے۔

قلم کی کاٹ تلوار سے زیادہ تیز اور کاری ہوسکتی ہے اگر یہ قلم کسی صاحب دل کے ہاتھ میں ہو تو یہی کاٹ دکھائی دیتی ہے۔ بابائے قوم نے پاکستان کی بنیادیں غیر متزلزل جمہوریت وحریت اور ہمہ گیر سماجی فلاح کے حیات بخش رہنما اسلامی اصولوں پر رکھی تھیں ان بنیادوں پر ہمارے کئی آمریت پسند حکمرانوں نے پے در پے وار کیے ہیں اور بے پناہ صلاحیتیں رکھنے والی قوم کو ستاروں پر کمند نہیں ڈالنے دیں۔

امریکی مورخ سٹینلے والپرٹ قائداعظم کے کردار سے اتنا متاثر ہے کہ وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''جناح آف پاکستان'' کی ابتداء ہی ان الفاظ سے کرتا ہے:

> ''بہت کم شخصیت تاریخ کے دھارے کو قابلِ ذکر انداز سے موڑتی ہیں اس سے بھی کم وہ افراد ہیں جو دنیا کا نقشہ بدلتی ہیں اور ایسا تو شاید ہی کوئی ہو جسے ایک قومی ریاست تخلیق کرنے کا اعزاز حاصل ہو جناحؒ نے یہ تینوں کام کر دکھائے۔''(۱۱)

قائداعظم کے کردار کے ان تینوں پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے سابق انسپکٹر جنرل پولیس سردار محمد چوہدری نے قیامِ پاکستان سے پہلے کی پچاس سالہ سیاسی تاریخ کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے پڑھنے والے ایک ہی نشست میں متحدہ ہندوستان کی بدلتی ہوئی سیاسیات کے بنیادی حقائق کا رواں دواں انداز میں ادراک حاصل کر سکتے ہیں۔

بیسویں صدی کے ان دم توڑتے لمحات نے ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اس گزری ہوئی صدی میں انسان نے کیا کھویا کیا پایا؟ ہمارے ذہن میں بے شمار تصویریں اور تمثیلیں ابھرنا شروع ہو جاتی ہیں ان تصاویر میں عظیم سائنسدان بڑے بڑے سیاستدان بھی ہوئی جہاز کی ایجاد سے لے کر ای میل اور انٹرنیٹ کی منازل تھیں تو ایٹم بم کی تباہی بھی میڈیکل سائنس کی محیر العقول برکات بھی اپنی موجودگی کا پتہ دے رہی تھیں۔ اسی طرح عظیم جنگوں کی ہولناک بربادیاں تھیں تو بے شمار قوموں کی آزادیاں بھی۔ یوں یکے بعد دیگرے بے شمار صورتیں ہمارے ذہن پر آتی اور گزر جاتی ہیں ان میں سے ایک شکل ایسی بھی آتی ہے جو ہمارے تخیل پر جم کر رہ گئی اور ہمارے قلب وروں نے بھر پور شہادت دی کہ یہ تصویر سب سے زیادہ حسین ہے دل کش ہے اور انسانیت کے لیے فلاح ہی فلاح ہے اور وہ پیاری صورت تھی ہمارے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی۔ یہ سب پر غالب تھی جو کچھ اس شخص کہا اور کر دکھایا وہ کوئی اور شخص بیسویں صدی میں نہیں کر سکا اس نے ایک بکھری بھیڑ کو قوم بنایا پھر اس قوکی قوت کے ساتھ ایک نئی مملکت پاکستان تخلیق کیا ورتاریخ کے دھارے کا رخ موڑ کر رکھ دیا اور یہ سب کچھ ایک دستوری اور قانونی جدو جہد کے ساتھ حاصل کیا اس صدی کے بلند وبانگ لیڈر مجھے تو اپنے قائد کے سامنے بونے نظر آتے ہیں۔ ہمارے قائد نے تدبر وتدبیر سے کام لیا اور خدا کی ایک بستی پاکستان بنا کر دکھا دی واقعی وہ شخص

عظمتوں کا پیکر تھا اور ہے:

بستی بسانا کھیل نہیں بستے

بستے بستی بستی ہے(۱۲)

مگر ہم نے اس بستی کو اس طرح نہیں سنبھالا جس طرح ہمارا قائد چاہتا تھا اور ہم نے اس کے بعد ایک دفعہ پھر پتیوں کی راہ اختیار کر لی اسی لیے ہم نے نشانِ منزل بھی کھو دیا اور منزل بھی گم کر دی کیا واپسی کا کوئی راستہ ہے؟ ہاں ہے ضرور ہے اور وہ ہے قائد کا راستہ!

آج کل ہر جانب بے یقینی کا دور دورہ چل رہا ہے اور پوری قوم ایک فکری بحران میں مبتلا ہے قائد اعظم نے بکھرے ہوئے شیرازے کو کسی طرح منظّم کیا اور مسلمانوں کو ایک نقطہ نظر پر مرتکز کر کے حصول پاکستان کی منزل آسان کر دی انھوں نے اس ملک کو کن خطوط پر چلانا چاہا اور علامہ اقبال کے افکار نے کس طرح ہماری شیرازہ بندی کی بظاہر یہ ایک سامنے کی چیز ہے لیکن یہ چیز بھول گئے کہ ان اکابرین نے ہمیں کون سا راستہ دکھایا تھا وہ کس طرح کا جمہوری رفاہی اسلامی نظام یہاں لانا چاہتے تھے آج کی نسل ان تفصیلات سے آگاہ نہیں۔

ایک تو یہ کہ ہم نے قائد اعظم کے ان فرمودات کو بھلا دیا جن سے ایک اسلامی جمہوری مملکت کی شیرازہ بندی ہو سکتی تھی غیر جمہوری عوامل نے ہماری سیاسی زندگی میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسرا پہلو یہ تھا کہ ملکی اور غیر ملکی حکومتوں کے قرضوں نے کس طرح ہماری ملکی معیشت کو ایک خاص راستے پر ڈال دیا جس سے ہم آج تک چھٹکارا حاصل نہیں کر پائے ملک میں پے در پے مارشل لاء لگتے رہے جمہوری اداروں کا تسلسل مشکوک ہوتا چلا گیا۔ دوسری طرف ملکی معیشت میں قرضوں کے زہر نے وہ سرطان پیدا کیا کہ ملک آج تک خارجہ پالیسی تو کیا داخلہ پالیسی میں بھی آزاد نہ رہ سکا ان قرضوں کا آغاز ایوب خان کے دور سے ہوتا ہے جب امریکی امداد ہمیں ملی اس امریکی امداد اور کوریا کی جنگ نے ملک کو خوشحال کیا جا بجا صنعتیں اور کارخانے لگے لیکن اس کا ایک نہایت خطرناک پہلو یہ تھا کہ پچاس برس میں پے در پے قرضوں کے نیچے ہم دبتے چلے گئے۔

ہماری خارجہ پالیسی کے علاوہ داخلہ پالیسی بھی اس سے متاثر ہوئی اور یہ عمل دخل اس حد تک ملک پر حاوی ہو گیا کہ کوئی جمہوری حکومت بھی آزادانہ طور پر پنپ نہ سکی جس کسی حاکم نے اپنے آقا سے سرتابی کی اسے حکومت چھوڑنی پڑی قریبی دور میں بے نظیر بھٹو نواز شریف اور خود غلام اسحاق خان کو اس کی سزا بھگتنی پڑی۔ لیاقت علی خان اور ضیاء الحق دونوں کو خون کا نذرانہ پیش کرنا پڑا۔ کیوں کہ بالآخر دونوں نے یہ چولا اتار پھینکنے کی کوشش کی تھی۔

قائد اعظم کس طرح کا پاکستان چاہتے تھے اور ہم نے پاکستان کو کیسا بنا دیا۔ اقبال اور قائد اعظم دونوں ایک ایسی اسلامی ریاست کا خواب دیکھ رہے تھے جس میں جمہوری قدروں کی نشو ونما

ہوگی ۔حق و انصاف کی قدروں کا دور دورہ ہوگا۔ یہ اسلامی ریاست بنیادی طور پر ایک رفاہی مملکت ہوگی جس کے باشندے جمہوری اور اسلامی قدروں کے ترجمان ہوں گے۔ یہ جمہوریت مغربی جمہوریت سے مختلف ہوگی لیکن جمہوری اصولوں کو اس میں ایک اخلاقی تحفظ عطا کیا جائے گا۔

مزاج کے اعتبار سے یہ ریاست تھیوکریٹک سٹیٹ نہیں ہوگی بلکہ اسلامی ریاست ہوگی جس میں ہر فرد کو آگے بڑھنے کا پورا موقع ملے گا۔لیکن پاکستان بن گیا اور پاکستان بنتے ہی قائداعظم وفات پا گئے پھر ان کے مخلص ساتھیوں کو پیچھے دھکیلنے کا عمل شروع ہوا اور نظم و نسق پر وہ لوگ چھا گئے جن کا تخلیق پاکستان میں کوئی کردار نہیں تھا اس صورتِ حال میں پورا نظامِ معیشت اور نظامِ سیاست جاگیرداری سانچوں میں ڈھل گیا پورا نظام طبقاتی نظام بن گیا سیکولر مزاج سرمایہ داروں نیا ہمیت حاصل کر لی ملکی فلاح کے مقابلے میں ذاتی آسائشوں نے پورے طبقے کو کھلی چھٹی دے دی جمہوری اداروں کی جگہ فاشی نظام نے لے لی۔ملکی فائدے کی بجائے ہر حاکم نے اپنے ذاتی مفاد پر نظر رکھی۔ بے دریغ قرضے لیے گئے ۔لیکن ان کا فائدہ عوام کو نہ پہنچا ہم قرضوں اور ان کی قسطوں کی ادائیگی میں اس طرح الجھ گئے کہ پوری معاشرتی زندگی تہ و بالا ہو کر رہ گئی۔

ایک آزاد پاکستان کی بجائے ہم ایک ایسے غریب پاکستان میں رہتے ہیں جہاں سیاسی و سماجی ادارے شکست سے دوچار ہیں جہاں مکمل معیشت دوسرے ملکوں کے دستِ نگر ہو کر رہ گئی ہے جہاں سوچ کے سارے دھارے مفلوج ہو چکے ہیں۔اس مرحلے میں قاری کے ذہن میں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں کیا اقبال اور قائداعظم اس طرح کا پاکستان چاہتے تھے؟ کیا ہم نے ملک کو ایک آزاد ملک کے طور پر چلایا یا اسے دوسروں کی اقتصادی خواہشات کی بھینٹ چڑھا دیا؟ کیا ہم نے جمہوری اقداروں کی نشو و نما کی؟ کیا ہم نے ملکی معیشت کو مستحکم کیا؟ کیا پاکستان کا نصب العین یہی تھا؟

فکری طور پر ہم جس بحران میں مبتلا ہیں اس میں آج کی نوجوان نسل کو کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ہمیں یہ راستہ دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ہم سے کہاں کہاں اور کیا کیا غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اور ہم کس کس طرح کے فکری تضاد میں گرفتار ہوئے ہماری سوچ کے دائرے قرضوں اور رشوت نے کس طرح مفلوج کیے پھر ان غیر جمہوری حکمرانوں نے بڑے بڑے ممالک کے سامنے پاکستان کو ایک بے بس اور مفلس ملک کے روپ میں پیش کر کے پاکستان کو ان کی مشیت کے حوالے کر دیا رشوت ستانی نیکس طرح ہمیں اپنے شکنجے میں کس لیا آج ہم اس حالت میں پہنچ گئے ہیں کہ اگر کوئی جماعت یا حکمران کوئی آزاد راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے ملکی اور غیر ملکی سازشوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے اس صورت حال کو پہنچنے میں ہم نے اور ہمارے حاکموں نے بھر پور کردار ادا کیا ہے جس کی قیمت ہم آج ادا کر رہے ہیں۔اقبال اور قائداعظم کے افکار سے جو روشنی ہمیں مل سکتی تھی وہ روشنی ہم نے حاصل نہیں کی اور آج ہم فکر و نظر کے اس بحران میں مبتلا ہیں جس سے نکلنے کے لیے بہت زیادہ استقامت اور

سلامتی کردار کی ضرورت ہوگی۔ جب تک ہم داخلی اور خارجی پالیسی میں اپنا راستہ نہیں بناتے، جب تک ہم اقتصادی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوتے، فکر و نظر کے تضادات برقرار رہیں گے اور اہلِ پاکستان کے بدن کو چاٹتے رہیں گے:

> ''میری زندگی کی واحد تمنا یہ ہے کہ مسلمانوں کو آزاد سر بلند دیکھوں میں چاہتا ہوں کہ جب میں مروں تو یہ یقین اور اطمینان لے کر مروں کہ میرا ضمیر اور میرا خدا گواہی دے رہا ہو کہ جناح نے اسلام سے خیانت اور غداری نہیں کی اور مسلمانوں کی آزادی و تنظیم اور مدافعت میں اپنا فرض ادا کیا۔ میں آپ سے اس کی داد اور بشارت کا طلب گار نہیں ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ مرتے دم میرا اپنا دل میرا اپنا ایمان اور میرا اپنا ضمیر گواہی دے کہ جناحؒ تم نے واقعی مدافعت اسلام کا حق ادا کر دیا۔ تم مسلمانوں کی تنظیم، اتحاد اور حمایت کا فرض بجا لائے۔ میرا خدا یہ کہے کہ بے شک تم مسلمان پیدا ہوئے اور کفر کی طاقتوں کے غلبہ میں اسلام کے علم کو سر بلند رکھتے ہوئے مسلمان مرے۔''(۱۳) (قائداعظم محمد علی جناحؒ)

اس عظیم قائد کے طفیل یورپ کے دل کے اندر سے بوسینا کوسوو بقول ایس ایم ظفر صاحب یورپی پاکستان بن کر اُبھرے ہیں کہ اس نظریہ کی بنیاد بھی قائداعظم محمد علی جناحؒ کا دوقومی نظریہ ہے اس نظریہ کی بنیاد پر وسط ایشیاء کی پانچ مسلمان جمہورتیں پہلے ہی آزاد ہو چکی ہیں قائد واقعی عظیم تھا عظیم ہے اور عظیم رہے گا وہ اکیسویں صدی میں بھی ہماری رہنمائی فرماتے رہیں گے۔

آسمان تری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے(۱۴)

ہم انشاء اللہ واپس ان کی بتائی راہِ جمہوریت اور وحدت ملی کی طرف لوٹ جائیں گے آمریت کے حرام خنزیر کو کبھی حلال نہیں کہیں گے اور ہم سب توبہ تائب اور سجدہ سہو بجالا کر قائد کے نظریاتی پاکستان کو اک ولولہ تازہ دیں گے اسے ایک درخشندہ ستارہ بنائیں گے اس کی روش روش روشن و تاباں ہو کر سب کے لیے مشعلِ راہ ہوگی۔ انشاءاللہ! قائداعظم زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔

حوالہ جات

1. Shabir Ahmed, Dr., Father of Nation, Lahore: Galaxy Publishers, 2001, P-8
2. Muhammad Ali Jinnah, Simple English wikipaedia, Compiled and

edited: Columbia Univesity, 1966, P-58

۳۔ منظور احمد، پروفیسر، مطالعہ پاکستان، لاہور: قریشی برادرز پبلشرز، ۲۰۱۶ء، ص:۱۲۴

۴۔ فنون، سہ ماہی، لاہور: شمارہ ۳۵، نومبر / ستمبر ۱۹۸۶ء

۵۔ جنگ، روزنامہ، لاہور: ۲۰۰۵ء

۶۔ نقوش، لاہور: ادارہ فروغِ اُردو، ۱۹۶۳ء

۷۔ منظور احمد، پروفیسر، مطالعہ پاکستان، ص: ۱۲۵

۸۔ ایضاً

۹۔ ایضاً

۱۰۔ سردار محمد چوہدری، بیسویں صدی کا سب سے بڑا انسان، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء، ص: ۷

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ سردار محمد چوہدری، قائداعظم بائیوگرافی، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء، ص: ۱۷

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ ایضاً

☆......☆......☆